واعظ الجمعہ
تواضع، عاجزی، انکساری
اور اس کی برکات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

تواضُع، عاجزی، اِنکساری اور اس کی برکات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تواضُع، عاجزی، اِنکساری اور اس کی برکات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِه وصحبِه أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عاجزی وانکساری کا معنی ومفہوم

برادرانِ اسلام! لوگوں کے مقام ومرتبہ اور طبیعتوں کے اعتبار سے، ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا، اور خود کو کمتر جاننا عاجزی وانکساری کہلاتا ہے[1]۔ انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام ومرتبے پر فائز اور صاحبِ فضیلت کیوں نہ ہو، اسے چاہیے کہ اپنے منصب اور جاہ وحَشمت سے قطع نظر، عام انسانوں میں گھل مل جائے، انہیں خود سے دُور نہ رکھے، اپنی فضیلت وبرتری کے زعم میں مبتلا نہ ہو، دوسروں پر خود کو معمولی ظاہر کرے، اور تواضُع وانکساری اختیار کرے۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے محبوبِ

---

(۱) انظر: "فيض القدير" حرف الهمزة، ر: ۹۲۵، ۱/ ۹۲۵ ملخّصاً.

خدا، سردارِ انبیاء، اور تمام مخلوقات سے افضل ترین ہونے کے باوجود، خود کو عام لوگوں کی طرح ظاہر کیا، گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی، سب سے برابر سُلوک فرمایا، اور رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی سے کوئی امتیازی سُلوک نہیں فرمایا۔ اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی عاجزی وانکساری کے اس وصف کو قرآنِ پاک میں یوں بیان فرمایا: ﴿قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ﴾[1] "تم فرماؤ کہ ظاہری صُورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ کریمہ میں حضور ﷺ کو اپنی ظاہری صورتِ بشریّہ کے بیان کا اِظہار، تواضُع (عاجزی وانکساری) کے لیے حکم فرمایا گیا"[2]۔

عاجزی وانکساری کی اَہمیت وفضیلت

عزیزانِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں عاجزی وانکساری کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے، اور اس پر بڑا اجر وثواب بھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِيۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ

---

(١) پ١٦، الکھف: ١١٠.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٦، الکھف، زیرِ آیت: ١١٠، ص٥٦٩۔

﴿كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾[1] "یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور ایمان والے اور ایمان والیاں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار خواتین، اور سچے مرد اور سچی خواتین، اور صبر والے اور صبر والیاں، اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں، اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں، اور روزے والے اور روزے والیاں، اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں، اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں، ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے!"۔

عاجزی وانکساری اختیار کرنا بلندئ درجات اور رفعت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لله إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ»[2] "جس نے اللہ تعالی (کی رضا) کے لیے عاجزی اختیار کی، اللہ تعالی اُسے بلندی عطا فرماتا ہے!"۔

عاجزی وانکساری اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند اور مطلوب ہے، حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَإِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا، حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٣٥.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٥٩٢، صـ١١٣١، ١١٣٢.

أَحَدٍ»[1] "یقیناً اللہ تعالی نے میری طرف وحی فرمائی، کہ تم لوگ عاجزی کرو، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی کے سامنے فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "عجز وانکسار اختیار کرو! تاکہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر تکبّر نہ کرے، نہ مال میں، نہ نسَب وخاندان میں، نہ عزّت یا جتھّہ میں۔ اور کوئی مسلمان کسی بندے پر ظلم نہ کرے، نہ مؤمن پر، نہ کافر پر، ظلم سب پر حرام ہے، مگر کبر وفخر مسلمان پر حرام ہے، مسلمان کا کفّار کے سامنے فخر کرنا عبادت ہے؛ کہ یہ نعمتِ ایمان کا شکر ہے"[2]۔

عاجزی وانکساری اختیار کرنے کی برکتیں

حضراتِ ذی وقار! اللہ ربّ العزّت کو عاجزی بہت پسند ہے، جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اُسے بلند مقام ومرتبے پر فائز فرماتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «تَوَاضَعُوا وَجَالِسُوا المَسَاكِينَ، تَكُونُوا مِنْ كُبَرَاءِ اللهِ، وَتَخْرُجُونَ مِنَ الْكِبْرِ»[3] "عاجزی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة ونعيمها وأهلها، ر: ٧٢١٠، صـ١٢٤٢.

(٢) "مرآۃ المناجیح" فخر وتعصّب کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۸۹۸، ۶/۳۹۹۔

(٣) "كنز العمّال" كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، ر: ٥٧٢٢، ٣/ ٤٩.

وانکساری اختیار کرو، مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو، اللہ تعالی کے یہاں بڑے مرتبے والے بن جاؤ گے، اور تکبّر سے بری ہو جاؤ گے!"۔

اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرنا، بلندی ورفعتِ مقام کا سبب ہے، جبکہ اس کے سامنے غرور وتکبّر آمیز رویہ اختیار کرنا، ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللهُ»[1] "جس نے اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کی، اللہ تعالی اسے بلندی عطا فرمائے گا، اور جس نے مسلمان بھائی پر بڑائی کا اظہار کیا، اللہ تعالی اسے ذلیل ورُسوا کر دے گا"۔

عاجزی اختیار کرنے سے عبادت میں حلاوَت پیدا ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے فرمایا: «مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكُم حلاوةَ الْعِبَادَة؟» "کیا وجہ ہے کہ مجھے تم میں عبادت کی حلاوَت دکھائی نہیں دیتی!" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! عبادت کی حلاوَت کیا ہے؟ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «التَّوَاضُع»[2] "عاجزی وانکساری"۔

---

(۱) "المعجم الأوسط" بقية من اسمه محمد، ر: ۷۷۱۱، ۵/ ۳۹۰.

(۲) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" الكبيرة الرابعة، ۱/ ۱۴۰.

میرے محترم بھائیو! عاجزی اختیار کرنے کی بڑی برکتیں اور اس پر اجر و ثواب ہے، عاجزی کرنے والوں کے لیے فرشتے بلندی کی دعا کرتے ہیں، ایسے لوگ بروزِ قیامت منبروں پر بیٹھے ہوں گے، عاجزی اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے، ان کی نمازوں کو قبول فرماتا ہے، انہیں ساتویں آسمان تک بلندیاں عطا کی جاتی ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل وکرم اور رحم فرماتا ہے، انہیں بزرگی عطا کرتا ہے، اور ان کا شمار اپنے چنیدہ بندوں میں فرماتا ہے[1]۔

عاجزی سے متعلّق بزرگانِ دین کے فرامین

حضراتِ گرامی قدر! ہمارے بزرگانِ دین بھی عاجزی وانکساری کے پیکر ہوا کرتے، ان کے اقوال واعمال میں عاجزی کی جھلک نمایاں نظر آیا کرتی۔ حُجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شُہرہ آفاق کتاب "اِحیاء العلوم" میں عاجزی وانکساری سے متعلّق، بزرگانِ دین کے متعدّد اقوال اور واقعات تحریر فرمائے ہیں، ان میں سے چند اقوال حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت یوسف بن اَسباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "زیادہ کوشش اور مجاہدے کی بہ نسبت، تھوڑی عاجزی کافی ہے"۔

---

(١) "إحياء علوم الدين" فضيلة التواضع، ٣/ ٣٦٠ ملخّصاً.

(۲) حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاجزی وانکساری کے تقاضوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "عاجزی یہ ہے کہ تم حق کے سامنے جھک جاؤ اور اس کی پیروی کرو، اور اگر بچے یا کسی بڑے جاہل سے بھی حق بات سنو تو اسے قبول کرو"۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اصل عاجزی یہ ہے کہ تم دنیوی نعمتوں میں اپنے سے کمتر کے سامنے بھی عاجزی کا اظہار کرو، حتی کہ یقین کر لو کہ تمہیں دنیوی اعتبار سے اس پر کوئی فضیلت حاصل نہیں"۔

(۴) حضرت سیّدنا کعب الاَحبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا فرماتا ہے، اگر وہ اس پر شکر ادا کرے، اور عاجزی کا اظہار کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی اس سے نفع عطا فرماتا ہے، اور آخرت میں بھی اس کا درجہ بلند کرتا ہے"۔

(۵) حضرت سیّدنا ابنِ سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ عزوجل جس شخص کو اچھی صورت، اچھا خاندان اور مالی وُسعت عطا فرمائے، اور وہ حسن میں پاکدامنی، مال کے ذریعے غمخواری، اور حسب نسَب میں عاجزی کا اظہار کرے، وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں لکھ دیا جاتا ہے"۔

(۶) حضرت سیّدنا حسَن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزی کے بارے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "عاجزی یہ ہے کہ تم اپنے گھروں سے نکلو، تو جس مسلمان کو دیکھو، اُسے اپنے سے افضل گمان کرو"۔

(۷) حضرت سیّدنا زِیاد نُمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "زُہد و تقویٰ اپنانے والا، عاجزی کے بغیر بے پھل درخت کی طرح ہے"۔

(۸) حضرت سیّدنا یحیی بن خالد بر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "شریف آدمی عبادت کر کے عاجزی کا اظہار کرتا ہے، اور بے وقوف شخص عبادت کر کے خود کو بڑا سمجھنے لگتا ہے"[1]۔

تکبّر عاجزی کی ضد ہے

عزیزانِ گرامی قدر! انسان کتنے ہی بڑے مقام ومرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے، اسے چاہیے کہ وہ اپنی حیثیت، اَصلیت اور حقیقت کو کبھی فراموش نہ کرے، اور اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اس کی تخلیق ایک مخلوط نُطفے سے فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﴾[2] "یقیناً ہم نے انسان کو مخلوط نُطفے (ملی ہوئی منی) سے پیدا فرمایا"۔

اللہ رب العالمین کے سامنے ہمارے مال، دَولت اور اقتدار کی کچھ حیثیت نہیں، جب ہمیں اپنی بھوک پیاس، خوشی غم، اور زندگی موت پر ہی کچھ اختیار حاصل نہیں، تو پھر غرور وتکبّر کس بات کا؟! اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا، اُسے تو بندوں کی عاجزی وانکساری پسند ہے، جبکہ تکبّر عاجزی وانکساری کی ضد

---

(۱) "إحياء علوم الدين" فضيلة التواضع، ۳/ ۳۶۱- ۳۶۲ ملتقطاً.

(۲) پ۲۹، الدهر: ۲.

ہے۔ اللہ رب العالمین تکبّر کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾[1] "یقیناًوہ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا!"۔

میرے محترم بھائیو! اللہ رب العالمین کے سامنے عاجزی وانکساری سے مراد یہ ہے، کہ اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے، قرآن وسنّت کے اَحکام پر عمل کیا جائے، خشوع وخضوع کا اظہار کیا جائے، عذابِ قبر سے ڈرے، بندہ جہنم اور اس کی ہولناکیوں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے، اپنے گناہوں کی مُعافی چاہے، صرف اللہ ورسول کی رضا کے لیے اس کی مخلوق سے محبت کرے، کسی پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے، اور خلافِ شریعت اُمور کے ارتکاب سے بچتا رہے۔

جو سرکش ومتکبّر لوگ ساری حدیں عبور کر جائیں، اللہ جَلَّ جَلالُہٗ ان کے دلوں پر مہر ثبت فرما دیتا ہے، پھر ان کی واپسی کی ساری راہیں مَسدود (بند) ہو جاتی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾[2] "اللہ یونہی مہر کر دیتا ہے سرکش کے سارے دل پر"۔

تکبّر کس قدر ناپسندیدہ امر ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ بروزِ قیامت متکبّرین (تکبّر کرنے والوں) کو اَوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا، حضرت

---

(۱) پ١٤، النحل: ٢٣.

(٢) پ٢٤، المؤمن: ٣٥.

سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
«مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، كَبَّهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ!»[1] "جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبّر ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اَوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اس دنیا میں فرعون، ہامان، قارون اور نمرود جیسے کتنے ہی مغرور، متکبّر، نافرمان اور سرکش لوگ گزرے، مال ودَولت، جاہ وحَشمت اور اقتدار سب کچھ ہونے کے باوجود، اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا، ذِلّت ورُسوائی اُن کا مقدّر ٹھہری، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اُن کا غرور وتکبّر سب خاک میں ملادیا، اور آج حال یہ ہے کہ وہ لوگ دنیا بھر کے لیے نشانِ عبرت بن چکے ہیں۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے فرمانبردار بندے بن جائیں، عاجزی وانکساری اختیار کریں، اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے سے کمتر، اور خود کو اُن سے برتر نہ جانیں، اللہ کا عاجز اور متواضع بندہ بن کر رہیں، دل سے عاجزی اختیار کریں، کسی سے نفرت نہ کریں، بدحال لوگوں کو حقارت سے نہ دیکھیں، ضرورتمندوں کو نہ دُھتکاریں، غریبوں کے لیے اپنے دلوں کو کشادہ کریں، انہیں اپنے دسترخوان پر اپنے برابر میں جگہ دیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، اپنے غریب رشتہ داروں یا

---

(١) "شعب الإيمان" ٥٧- باب في حسن الخلق، ر: ٨١٥٤، ٦/ ٢٧٧٢.

ہمسائیوں میں سے کوئی بیمار ہو تو ان کی عیادت کریں، اگر وہ لوگ کسی دعوت پر مدعو کریں تو انہیں غریب یا حقیر سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔

اگر آپ کوئی امیر کبیر شخصیت، بزنس آئی کون (Business Icon) یا سیاستدان (Politician) ہیں، تو گھر سے باہر نکلتے وقت پورا لاؤ لشکر لے کر، رُعُونت کا مُظاہرہ ہرگز نہ کریں، وی آئی پی موومنٹ (VIP Movement) کے نام پر لوگوں کے کاروبار اور راستے ہرگز بند نہ کروائیں، پروٹوکول (Protocol) کے نام پر عوام سے دُور رہ کر امتیازی حیثیت اختیار نہ کریں، بلکہ عاجزی وانکساری اپنائیں، عوام میں گھل مل کر اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں، اُن کے دکھ سکھ میں شریک ہوں۔

اسی طرح مذہبی جماعتوں کے قائدین اور نامور علمائے دین بھی، سیکیورٹی (Security) کے نام پر اپنے کارکنان، مریدین اور عوام النّاس سے دُوریاں ہرگز نہ بڑھائیں، بلکہ ان کے اتنے قریب ہوں کہ وہ آپ کے قُرب سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہو کر، اَحکامِ شریعت سے آگاہی حاصل کرسکیں۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بنا استری صرف سادہ کپڑے پہن لینے، میٹھی میٹھی باتیں کرنے، مصنوعی سنجیدگی، بناوَٹی مسکراہٹ، ہاتھ باندھے گردن جھکائے جھوم جھوم کر چلنے پھرنے، اور دوسروں کو گھمانے کا نام عاجزی انکساری نہیں۔ زمانے کے اُتار چڑھاؤ اور تقاضوں کو پیشِ نظر رکھیے، لوگوں کی انگلیاں اٹھنے کا سبب نہ بنیں، اپنے دینی منصب کے تقاضوں کے مطابق صاف ستھرے کپڑے پہنیں، لوگوں سے مسکرا کر خندہ پیشانی سے ملیے، سب کے لیے ہمدردی کے جذبات رکھیے، عاجزی

کا ڈھونگ رچانے کے بجائے اپنے دل ودماغ سے عاجزی اختیار کریں، بحیثیت انسان سب کو برابر سمجھیں، اور سب کے ساتھ یکساں حُسنِ سُلوک سے پیش آئیے !۔

دعا

اے اللہ ! ہمیں عاجزی وانکساری اپنانے کی توفیق عطا فرما، ہمیں فخر، غرور اور تکبّر سے نجات عطافرما، مسلمان بھائیوں کے لیے تواضُع اختیار کرنے، اور کفّار کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے رہنے کی طاقت مَرحمت فرما۔ ہمیں عاجزی کے نام پر ٹیڑھی گردنوں میں چھپے نفاق سے محفوظ فرما، ہمیں عاجزی کا ڈرامہ کرنے کے بجائے حقیقی تواضُع وانکساری اختیار کرنے کا جذبہ عطا فرما۔

اے اللہ ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.